محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in


# غزوۂ احد اور حمراء الاسد کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی سیرت کا تذکرہ نیز دنیا کے حالات اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کے لیے دعا کی تحریک

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03 مئی 2024ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوۂ حمراء الاسد کا ذکر ہو رہا تھا اس ضمن میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے غزوۂ احد سے مدینہ واپسی اور حمراء الاسد کا جو ذکر کیا ہے وہ بیان کرتا ہوں۔ آپؓ فرماتے ہیں غزوۂ احد سے واپس لوٹنے کی رات ایک سخت خوف کی رات تھی۔ کیونکہ باوجود اس کے کہ لشکرِ قریش نے بظاہر مکّہ کی راہ لے لی تھی مگر خدشہ تھا کہ اُن کا یہ فعل مسلمانوں کو غافل کرنے کی نیّت سے نہ ہو۔ لہٰذا اس رات کو مدینے میں پہرے کا انتظام کیا گیا۔ آنحضرت ﷺ کے مکان کا بھی صحابہؓ نے خصوصیت سے پہرہ دیا۔ صبح ہوئی تو پتا چلا کہ یہ اندیشہ محض خیالی نہ تھا کیونکہ فجر سے پیشتر آپؐ کو یہ اطلاع ملی کہ قریش کا لشکر مدینے سے چند مِیل جا کر ٹھہر گیا ہے اور رؤسائے قریش میں بحث جاری ہے کہ نہ تم نے محمد (ﷺ) کو قتل کیا، نہ مسلمان عورتوں کو لونڈیاں بنایا ہے نہ ان کے مال پر قابض ہوئے ہو بلکہ جب تم ان پر غالب آئے تو تم ان کو ایسے ہی چھوڑ کر چلے آئے تا کہ وہ دوبارہ طاقت پکڑ لیں۔ پس اب بھی موقع ہے کہ واپس چلو اور مدینے پر حملہ کر کے مسلمانوں کی جڑھ کاٹ دو۔ اس کے بالمقابل دوسرے کہتے تھے کہ تمہیں ایک فتح حاصل ہوئی ہے اسے غنیمت جانو اور واپس چلو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ فتح بھی شکست میں بدل جائے۔ آنحضرت ﷺ کو جب یہ اطلاع ملی تو فوراً روانگی کا اعلان کروایا اور ساتھ ہی یہ ہدایت فرمائی کہ احد پر جانے والوں کے علاوہ کوئی دوسرا ہمارے ساتھ نہ نکلے۔ احد کے مجاہدین اپنے زخموں کو باندھ کر اپنے آقا کے ساتھ چل پڑے۔ آٹھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپؐ حمراء الاسد پہنچے یہاں آپ نے

آگ روشن کرنے کا حکم دیا چنانچہ پانچ سو آگیں فی الفور روشن ہو گئیں۔ یہیں مشرک سردار معبد حضور ﷺ سے ملا اور آگے جا کر اس نے اپنی باتوں سے ابو سفیان اور قریش کے دیگر سرداروں کے حوصلے پست کئے، معبد کی باتوں کا ایسا رعب پڑا کہ انہوں نے مدینے کی طرف چڑھائی کا ارادہ ترک کر دیا اور مکّے کی طرف لوٹ گئے۔

آنحضرت ﷺ نے حمراء الاسد میں دو تین دن قیام فرمایا اور پانچ دن کی غیر حاضری کے بعد مدینے واپس تشریف لے آئے۔ جنگِ احد کے انجام کے متعلق بڑی طویل بحثیں کی گئی ہیں۔ بعض سیرت نگار اسے شکست سے تعبیر کرتے ہیں، بعض اسے شکست کہنے سے کتراتے ہیں اور بین بین اپنی رائے رکھنا چاہتے ہیں۔ البتہ کچھ ایسے بھی ہیں جو اسے ایک شکست کے بعد فتح سے تعبیر کرتے ہیں۔ امرِ واقعہ یہ ہے کہ اس وقت کے جنگی اُصول و رواج کے مطابق اسے شکست نہیں کہا جاسکتا کیونکہ مسلمان تو اس وقت بھی میدان میں موجود تھے جب ابو سفیان محض نعرے لگاتا ہوا میدان سے روانہ ہو گیا تھا۔ ابو سفیان نے یہ کھوکھلا نعرہ بھی لگایا تھا کہ آج کا دن بدر کا بدلہ ہے۔ حالانکہ یہ بدر کا بدلہ کیسے ہو گیا۔ بدر میں تو مسلمانوں نے کفار کے بڑے بڑے سردار قتل کیے تھے، انہیں مالِ غنیمت حاصل ہوا تھا، کفار کے ستّر لوگ اسیر ہوئے تھے، اسی طرح بدر میں مسلمان بطور فاتح حسبِ روایت تین دن تک مقیم رہے تھے۔ جبکہ اُحد کے دن کفار کو ان میں سے کوئی ایک بات بھی حاصل نہ ہو سکی تو بھلا یہ بدر کا بدلہ کیسے ہوا۔ ہاں احد میں پہلے مرحلے میں فتح کے بعد دوسرے مرحلے میں مسلمانوں کو سخت جانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مستقل نتائج کے لحاظ سے تو غزوۂ احد بدر کے مقابل پر یہ جنگ کوئی حیثیت نہیں رکھتی لیکن وقتی طور پر اس جنگ نے ضرور مسلمانوں کو نقصان پہنچایا۔ اوّل مسلمانوں کے ستّر آدمی شہید ہوئے جن میں بعض اکابر صحابہؓ بھی شامل ہیں اور زخمیوں کی تعداد تو بہت زیادہ تھی۔ دوسرے مدینے کے یہود اور منافقین جو جنگِ بدر کے نتیجے میں مرعوب ہو گئے تھے اب کچھ دلیر ہو گئے۔ تیسرا یہ کہ کفارِ مکّہ کو بہت جرأت ہو گئی اور انہوں نے اپنے دل میں یہ سمجھ لیا کہ ہم نے نہ صرف بدر کا بدلہ اتار لیا ہے بلکہ آئندہ بھی جب کبھی جتھہ بنا کر حملہ کریں گے تو مسلمانوں کو زیر کر سکیں گے۔ چوتھے عام قبائل نے بھی احد کے بعد زیادہ جرأت سے سر اٹھانا شروع کر دیا۔ مگر ان نقصانات کے باوجود یہ ایک بیّن حقیقت ہے کہ جو نقصان قریش کو جنگِ بدر نے پہنچایا تھا احد کی فتح اس کی تلافی نہیں کر سکتی تھی۔

احد کا نقصان ایک لحاظ سے مسلمانوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوا کیونکہ ان پر یہ بات روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ کی منشا اور ہدایت کے خلاف قدم زن ہونا کبھی بھی موجبِ فلاح اور بہبودی

نہیں ہو سکتا۔ آنحضرت ﷺ نے مدینے میں ٹھہرنے کے حق میں اپنی رائے دی اور اس سلسلے میں اپنا ایک خواب بھی سنایا مگر لوگوں نے باہر نکل کر لڑنے پر اصرار کیا۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں احد کے ایک درّے پر متعین فرمایا اور انتہائی تاکید فرمائی کہ اس جگہ کو نہ چھوڑنا مگر انہوں نے غنیمت کے خیال سے اس درّے کو خالی چھوڑ دیا۔ پس احد کی ہزیمت اگر ایک لحاظ سے موجبِ تکلیف تھی تو دوسری جہت سے وہ مسلمانوں کیلئے ایک مفید سبق بھی بن گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک تقریر میں جنگ احد کے بعد کے واقعات کا جو تجزیہ کیا ہے اس کے کچھ نکات یہ ہیں۔(1) مسلمانوں سے احساس شکست کو کلیۃً مٹانے کیلئے اس سے بہتر اور کوئی قدم ممکن نہ تھا (2) تازہ دم نوجوانوں اور نئے مجاہدین کو ساتھ چلنے کی اجازت نہ دے کر آنحضرت ﷺ نے قطعی طور پر یہ ثابت کر دیا کہ آپؐ کا اصل توکل اپنے رب پر ہی ہے (3) آپؐ نے اپنے ان صحابہ کی دلداری فرمائی جن کے پاؤں میدان احد میں اکھڑ گئے تھے اور ان پر مکمل اعتماد کا اظہار فرمایا(4) آنحضور ﷺ کا یہ سو فیصد اعتماد کوئی جذباتی فیصلہ نہ تھا بلکہ محمد مصطفی ﷺ کا احد کے دوسرے روز ہی دشمن کے تعاقب کا فیصلہ اپنے ساتھیوں پر ایک ایسا عظیم احسان ہے کہ کبھی کسی سالار نے اپنی فوج پر نہیں کیا کہ ان کے زخمی کردار کو آن کی آن میں ایسی کامل شفا بخشی ہو۔اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارك وسلم انك حمید مجید۔(5) بعد کے واقعات سے ثابت ہے کہ آنحضور ﷺ کا یہ اقدام محض نفسیاتی اور اخلاقی نہیں تھا بلکہ فوجی نکتہ نگاہ سے بھی انتہائی کارآمد ثابت ہوا۔ آنحضور ﷺ نے محض اپنی حکمت اور تدبیر کے طفیل متعدد عظیم الشان فوائد حاصل کئے۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ ہرچند غزواتِ نبوی پر نگاہ ڈالنے سے آنحضور ﷺ کی احسن، بے مثل استعدادوں پر بھی حیران کُن روشنی پڑتی ہے لیکن آنحضرت ﷺ کی اوّل و آخر حیثیت ایک جنگی ماہر کی نہیں بلکہ ایک اخلاقی اور روحانی سردار کی تھی جس کے ہاتھ میں مکارمِ اخلاق کا جھنڈا تھمایا گیا تھا۔ اعلیٰ اخلاق کا جھنڈا بلند رکھنے اور بلند تر کرتے چلے جانے کے جس عظیم جہاد میں آپؐ مصروف تھے وہ کبھی نہ ختم ہونے والا ایسا مجاہدہ تھا جو امن کی حالت میں بھی اُسی طرح جاری رہا جیسے جنگ کے حالات میں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگِ احد محمد رسول اللہ ﷺ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان تھا۔ اس جنگ میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق.. پہلے مسلمانوں کو کامیابی حاصل ہوئی، پھر آپؐ کے عزیز چچا لڑائی میں مارے گئے۔ پھر شروع حملے میں کفار کا عَلم بردار مارا گیا۔ پھر آپؐ کی پیش گوئی ہی کے مطابق آپؐ خود بھی زخمی ہوئے اور بہت سے صحابہ شہید ہوئے۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو ایسے اخلاص اور

ایمان کا مظاہرہ کرنے کا موقع ملا جس کی مثال تاریخ میں اور کہیں نہیں ملتی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ غزوۂ اُحد کے فوری بعد اور غزوۂ حمراء الاسد کا بیان یہاں ختم ہوتا ہے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا کے حالات، مسلمانوں کی حالت اور فلسطین کے بارے میں دعاؤں کی طرف مَیں توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ گو بظاہر بعض حلقوں کی طرف سے یہ تاثر ہے کہ سیز فائر کچھ عرصہ کیلئے ہو جائے لیکن جو حالات نظر آ رہے ہیں اس سے لگتا ہے کہ اگر ہو بھی جائے تو تب بھی فلسطینیوں پر ظلم ختم نہیں ہو گا۔ اسلئے بہت دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان فلسطینیوں کو بھی توفیق دے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی طرف جھکیں۔ بہر حال اب لگ رہا ہے کہ ان حالات میں اللہ تعالیٰ نے ان متکبروں کے غرور توڑنے کے بھی سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ یہ کام کب مکمل طور پر ہوتا ہے یہ اللہ بہتر جانتا ہے لیکن بہر حال یہ تکبر جو ہے وہ ان کا اب ٹوٹنا شروع ہو گیا ہے ان کے اندر سے ہی ان کے مخالفین پیدا ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ امریکہ میں بھی احتجاج ہو رہے ہیں۔ اب طاقت کا استعمال کر رہے ہیں کہ احتجاج بند کریں لیکن پھر بھی یہ چنگاریاں بھڑکیں گی عارضی طور پر رکیں گی بھی تو پھر بھڑک جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی بڑی طاقتوں کو عقل دے اور انصاف سے کام لیں۔ اپنے لئے اور اصول ہیں ان کے اور دوسروں کے لئے اور۔ یہی چیز جو ہے پھر ایک وقت میں آ کے یو این کے ٹوٹنے کا باعث بھی بن جائے گی۔

خطبے کے آخر میں سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی صحت سے متعلق احباب جماعت کو ازراہِ شفقت آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دوسری دعا جس کے لیے میں آج کہنا چاہتا ہوں وہ اپنے لیے ہے۔ ایک عرصہ سے مجھے دل کے valve کی تکلیف تھی۔ ڈاکٹرز پروسیجر کا کہا کرتے تھے لیکن مَیں ٹالتا رہتا تھا۔ اب ڈاکٹروں نے کہا کہ ایسی سٹیج آ گئی ہے کہ مزید انتظار مناسب نہیں۔ چنانچہ ان کے کہنے پر گذشتہ دنوں valve کی تبدیلی کا پروسیجر ہوا ہے۔ الحمد للہ ٹھیک ہو گیا اور اس لیے مَیں چند دن ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق مسجد بھی نہیں آ سکا۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میڈیکلی اب جو پروسیجر ہونا تھا وہ اللہ کے فضل سے کامیاب ہے۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی زندگی دینی ہے فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔